Publication Information

الاسوۃ ریسرچ جرنل

AL-USWAH Research Journal

Publisher: Institute of Dialog and Research, Islamabad

E-ISSN 2790-8771   P-ISSN2790-8763

Vol.02, Issue 02 (July-December) 2022

https://idr.com.pk/ojs3308/index.php/aluswa/index

HEC Category “Y”

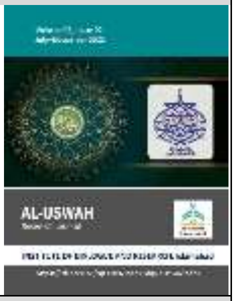

Title

قاعدہ فقہیہ "الْيَقِينُ لَا يَزُولُ بِالشَّكِّ" کی تحقیق و تطبیق کا تجزیاتی مطالعہ

Translation: An analytical Study of the Jurisprudential Rule "Alyaqinu La Yazulu Bi Al-Shakk"

Author

Shah Parviz

PhD Scholar Department of Islamic Studies

Abdul WaliKhanUniversityMardan Pakistan

Email: shah00367829@gmail.com

Dr. ZarGul

SST(G) GHS Khatkishri fDistt:Mohmand

Elementary and Secondary Education Govt of kpk

Email: zargul862@gamil.com

Dr. Syed HidayatUllahjan

PST BeroSukkar district Charsadda

Elementary and Secondary Education Govt of kpk

Email: Hidayatkhan421@gmail.com

How to Cite:

Shah Parviz, Dr. Zar Gul, and Dr. Syed Hidayat Ullah Jan. 2022. “ قاعدہ فقہیہ"الیقین لایزول بالشك"کی تحقیق وتطبیق کا تجزیاتی مطالعہ: An Analytical Study of the Jurisprudential Rule ‘Alyaqinu La Yazulu Bi Al-Shakk’”. AL-USWAH Research Journal 2 (2). https://idr.com.pk/ojs3308/index.php/aluswa/article/view/30.

Copyright Notice:

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 3.0 License.

قاعدہ فقہیہ "اَلْیقینُ لَا یَزُولُ بِالشَّكِّ" کی تحقیق و تطبیق کا تجزیاتی مطالعہ

An analytical Study of the Jurisprudential Rule "Alyaqinu La Yazulu Bi Al-Shakk"

Shah Parviz
PhD Scholar Department of Islamic Studies
Abdul WaliKhanUniversityMardan Pakistan
Email:shah00367829@gmail.com

Dr. ZarGul
SST(G) GHS Khatkishrif Distt:Mohmand
Elementary and Secondary Education Govt of KPK
Email: zargul862@gamil.com

Dr. Syed HidayatUllahjan
PST BeroSukkar district Charsadda
Elementary and Secondary Education Govt of KPK
Email: Hidayatkhan421@gmail.com

Abstract

All praises are due to Allah Almighty who revealed theHoly Quran for our guidance and blessings and peace be upon Muhammad the Messenger of Allah, peace and blessings are upon him, who has revealed the commands of Allah to us. Therefore; gaining proficiency in the sciences of Shariat is a special blessing of Allah Ta'ala. And through this, the servant can fulfill the true worship and devotion of his Lord and the purpose of creation. This refreshes faith, fills the heart with divine fear. May Allah Almighty say that: (إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ) Translation: Indeed, only His learned servants fear AllahTa'ala.

In the same way, Islamic scholars of all ages have worked hard to make the orders of Islam public. Someone collected the sayings of the Prophet (ﷺ) in one place, and someone wrote a commentary on them. Someone compiled the principles and the rules the art of Hadith. So,someone separated the from each other by differentiating between the right and the wrong in the light of these principles and rules. So that people can continue on straight path by following only correct hadiths. In the same way, a group of scholars studied the Holy Book and Sunnah and edited of the fiqhin detail for the purpose of generalizing the Islamic way of worship, morals and manners for the Ummah, So that man can light up every life by molding himself in the mold of the law laid down by the Lord, And make yourself in this world and hereafter. In order to memorize these innumerable jurisprudential orders, he also compiled their rules, which we know as the rules of jurisprudence. Therefore, in this article, the research study of the research and implementation of the jurisprudence rule "AL-Yaqin-La-Yazul-Bi-Al-Shaki"has been mentioned.

Keywords: Jurisprudential Rules,Alyaqinu La Yazulu Bi Al-Shakk, analytical Study of the Jurisprudential Rule

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے ہماری ہدایت کے لیے قرآن مجید کا نزول فرمایا اور درود و سلام محمد رسول اللہ ﷺ پر ہو جس نے اللہ تعالیٰ کے احکامات ہم تک پہنچائے ہیں۔لہذا علومِ شریعت میں عبور اور دسترس حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کی ایک خاص نعمت ہے اور اسی کے ذریعے بندہ اپنے رب کی حقیقی عبادت و بندگی اور مقصود تخلیق کو بجالا سکتا ہے۔اس سے ایمان میں تازگی آتی ہے، خوف الہی سے قلب سرشار ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ[1] ترجمہ:"یقینا اللہ تعالیٰ سے ان کے عالم بندے ہی ڈرتے ہیں"۔

اسی طرح دین اسلام کے احکامات کو عام کرنے کے لیے ہر زمانے کے علماء دین نے بڑی محنتیں کی ہیں، کسی نے آپ ﷺ کے ارشادات کو ایک جگہ جمع کیا تو کسی نے اس کی شروح لکھے، کسی نے فن حدیث کے اصول اور قواعد مرتب کیا تو کسی نے ان اصول و قواعد کی روشنی میں صحیح اور ضعیف میں فرق کر کے ایک دوسرے سے جدا کر دیا تاکہ لوگ صرف صحیح احادیث پر عمل پیرا ہو کر صراط مستقیم پر گامزن رہے۔اسی طرح علماء کے ایک طبقہ نے کتاب اور سنت کو کھنگال کر عبادات ، اخلاق و کردار کا اسلامی طور اور طریقہ کو اُمت کے لیے عام کرنے کی غرض سے فقہ کی مفصل تدوین کی تاکہ انسان رب کے وضع کردہ قانون کے سانچے میں اپنے آپ کو ڈھال کر اپنی زندگی کا ہر پہلو روشن کرے اور دنیا و آخرت میں اپنے آپ کو سعادت مند بنائے، ان بے شمار فقہی احکامات کو ازبر کرنے کے لیے ان کے قواعد بھی مرتب کئے جس کو ہم قواعد فقہیہ کے نام سے جانتے ہیں۔لہذا اس آرٹیکل میں فقہیہ قاعدہ " الْيَقِينُ لَا يَزُولُ بِالشَّكِّ[2]" کی تحقیق و تطبیق کا تجزیاتی مطالعہ ذکر کیا گیا ہے۔

یقین کا لغوی معنی:

اليَقِينُ:العِلْم وَإِزَاحَةُ الشَّكِّ وتحقيقُ الأَمر[3]

ترجمہ:"یقین کا لغوی معنی ہے جاننا، شک کا ختم ہونا اور حکم کا ثابت ہونا ہے"۔

الْيَقِينُ طُمَأْنِينَةُ الْقَلْبِ عَلَى حَقِيقَةِ الشَّيْءِ[4]

ترجمہ:"کسی شے کی حقیقت پر اطمینان قلب کو یقین کہتے ہیں"۔

4۔شک کا لغوی معنیٰ

وَالشَّكُّ لُغَةً مُطْلَقُ التَّرَدُّدِ[5] ترجمہ:"اور لغت میں شک مطلق تردد کو کہتے ہیں"۔

5۔شک اور یقین کا اصطلاحی مفہوم:

وَفِي اصْطِلَاحِ الْأُصُولِ اسْتِوَاءُ طَرَفَيْ الشَّيْءِ، وَهُوَ فِي الْوُقُوفِ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ، بِحَيْثُ لَا يَمِيلُ الْقَلْبُ إِلَى أَحَدِهِمَا. فَإِنْ تَرَجَّحَ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يَطْرَحْ الْآخَرَ فَهُوَ ظَنٌّ. فَإِنْ طَرَحَهُ فَهُوَ غَالِبُ الظَّنِّ، وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْيَقِينِ. وَإِنْ لَمْ يَتَرَجَّحْ فَهُوَ وَهْم[6]

ترجمہ: "اصطلاح اصول میں کسی شے کی دونوں طرفوں کا برابر ہونا اور دو چیزوں کے بیچ اس طرح ٹھہرنا کہ دل ان دونوں میں سے کسی کی طرف مائل نہ ہو اس کو شک کہتے ہیں، اگر دونوں طرفوں میں سے ایک کی طرف دل مائل ہو اور دوسری کو نہ ہٹائے تو اس کو ظن کہتے ہیں لہذا اگر دوسری جانب کو بھی ایک طرف کر دے تو اس کو غالب الظن کہتے ہیں جو یقین کے درجہ میں ہے اور اگر دونوں جانبوں میں سے کوئی بھی جانب راجح نہ ہو تو اس کو وہم کہتے ہیں"۔

وَأَمَّا عِنْدَ الْفُقَهَاءِ فَهُوَ كَاللُّغَةِ فِي سَائِرِ الْأَبْوَابِ، لَا فَرْقَ بَيْنَ الْمُسَاوِي وَالرَّاجِحِ كَمَا زَعَمَ النَّوَوِيُّ، وَلَكِنْ هَذَا إِنَّمَا قَالُوهُ فِي الْأَحْدَاثِ،وَقَدْ فَرَّقُوا فِي مَوَاضِعَ كَثِيرَةٍ بَيْنَهُمَا، وَلِبَعْضِ مُتَأَخِّرِي الْأُصُولِيِّينَ عِبَارَةٌ أُخْرَى، أَوْ جُزْءٌ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ مَعَ زِيَادَةٍ عَلَى ذَلِكَ، وَهِيَ أَنَّ الْيَقِينَ جَزْمُ الْقَلْبِ مَعَ الِاسْتِنَادِ إِلَى الدَّلِيلِ الْقَطْعِيِّ، وَالِاعْتِقَادُ جَزْمُ الْقَلْبِ مِنْ غَيْرِ اسْتِنَادٍ إِلَى الدَّلِيلِ الْقَطْعِيِّ كَاعْتِقَادِ الْعَاصِي(7)۔

لہذا لغات کے مختلف کتابوں میں یقین کے کئی ایک معانی بیان ہوئے ہیں اور اس سے مختلف مراد لئے جاتے ہیں اور یہ بات بھی ممکن نہیں کہ یہ یقین کے خالص اور عام لغوی معانی ہو کیونکہ یقین کہتے ہیں الثقہ بما علم کو یعنی جس چیز کا علم ہو اسی پر بھروسہ کرنا۔ اور اس کے ذریعے روح کا مطمئن ہونا، دل کا مضبوط ہونا اور شک کا ختم ہونا ہے پس بعضوں نے کہا ہے کہ یقین کسی چیز کی حقیقت پر اطمینان قلب کا نام ہے۔ اور یقین ایسے علم کو کہتے ہیں جو نظر اور دلیل سے حاصل ہو۔

وَمَنْ اسْتَيْقَنَ بِالتَّيَمُّمِ فَهُوَ عَلَى تَيَمُّمِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ بِالْحَدَثِ أَوْ بِوُجُودِ الْمَاءِ لِلْأَصْلِ الَّذِي قَدَّمْنَاهُ فِي الْوُضُوءِ أَنَّ الْيَقِينَ لَا يَزُولُ بِالشَّكِّ(8)

ترجمہ: "اور جو اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ وہ تیمم میں ہے پس وہ اس وقت تک تیمم میں ہو گا جب تک حدث یا پانی کی موجودگی کو یقینی بناتا ہے تو اصل میں ہم نے وضو میں پیش کیا ہے بے شک یقین شک سے زائل نہیں ہوتا"۔

الْيَقِينُ لَا يَزُولُ بِالشَّكِّ(9) ترجمہ: "یقین شک سے زائل نہیں ہوتا"۔

اسی طرح قرآن مجید اور احادیث سے بھی الْيَقِينُ لَا يَزُولُ بِالشَّكِّ قاعدے کی تائید ملتا ہے۔

1۔ قرآن مجید کی نظر میں

قرآن مجید میں اس قاعدے کی تائید قرآن کریم کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ(10)

ترجمہ: "اور جس بات کا تمہیں یقین نہ ہو، (اسے سچ سمجھ کر) اس کے پیچھے مت پڑو"۔(11)

2۔ احادیث کی نظر میں

اس قاعدے کا ماٗخذ یہ حدیث ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا، فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا، فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا، أَوْ يَجِدَ رِيحًا(12)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو اپنے پیٹ میں کچھ محسوس ہو اور اسے شبہ ہو جائے کہ اس میں سے کچھ نکلا ہے یا نہیں تو ہرگز مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ آواز سنے یا بو محسوس کر لے"۔

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّهُ شَكَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: لاَ يَنْفَتِلْ أَوْلاَ يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْيَجِدَ رِيحًا»

ترجمہ: ہمیں علیؒ نے بیان کیا: انہوں نے کہا کہ ہمیں سفیانؒ نے بیان کیا ہے، انہوں نے کہا کہ ہمیں زہریؒ نے بیان کیا ہے انہوں نے سعید بن المسیبؒ سے، اسی طرح کا حدیث میں اور انہوں نے عباد بن تمیمؒ سے، انہوں اپنے چچا سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ "نبی کریم ﷺ سے ایک ایسے شخص کی حالت بیان کی گئی، جسے یہ خیال گزرتا تھا کہ نماز میں اس کی ہوا نکل رہی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنی نماز سے نہ پلٹے جب تک آواز نہ سن لے یا اسے بو محسوس نہ کرے"۔

تطبیقات:

مذکورہ قاعدہ فقہیہ "الْیَقِینُ لَا یَزُولُ بِالشَّكِّ"(13) پر چند تطبیقات:

تطبیق 1: ایک قدیمی کنواں ہے۔ اس کنویں سے ہندو مسلمان پانی پیتے رہے، پندرہ یا بیس یوم سے ہندوؤں نے چماروں سے بھی اس کنویں سے پانی کھینچوانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ حاکم وقت نے بھی اجازت دیدی ہے۔ مسلمانوں نے حتی المقدور کوشش کی مگر ناکام رہے۔ کنواں ہندوؤں کی ملکیت ہے مسلمان محض بحیثیت کاشتکار ہیں کنویں کے علاوہ اور کوئی انتظام پانی پینے کا نہیں۔ موضع کی آب و ہوا خراب ہے۔ خصوصاً موسم برسات میں بہت بدتر ہو جاتی ہے۔ دیہات میں جو پانی مختلف ذریعے وغیرہ سے پہنچتا ہے۔ وہ بے حد گندہ ہے، ہندوؤں کی دیگر اقوام مثلاً سقہ، بنجارہ اور لودھا وغیرہ بھی مردار خور ہیں۔ اگر چمار کنویں سے پانی بھرنے لگیں تو مسلمانوں کو اس کنویں سے پانی پینا چاہیئے یا نجس سمجھ کر چھوڑ دینا چاہیئے۔ جب تک یقین نہ ہو جائے یا ظن غالب سے کنویں میں نجاست کا گرنا معلوم نہ ہو جائے اس وقت تک کنویں کا پانی شرعاً پاک ہی رہے گا۔ محض شک کی وجہ سے ناپاک نہ ہو گا۔(14) لہٰذا اس کا پینا اور دیگر ضروریات میں استعمال کرنا جائز ہو گا۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ: "الْیَقِینُ لَا یَزُولُ بِالشَّكِّ" یعنی یقین شک سے زائل نہیں ہوتا۔

تطبیق 2: زمین پر پتے وغیرہ پڑے رہتے ہیں اور لوگ نجس پا چلتے ہیں، پس وہ پتے وغیرہ یا دریا کے کنارہ کا کیچڑ پاک ہے تو وہ کیچڑ وغیرہ پاک ہے۔ جب تک اس میں نجاست کا ہونا معلوم نہ ہو۔ تو یہ پاک ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ: "

الْيَقِينُ لَا يَزُولُ بِالشَّكِّ "یعنی یقین شک سے زائل نہیں ہوتا، پس جب کہ مٹی اور کیچڑ اصل کے اعتبار سے پاک ہیں تو جب تک ان کی نجاست کا یقین نہ ہو وہ پاک ہی رہے گا۔

وَإِنْ وَجَدُوا فِي الْبِئْرِ فَأْرَةً أَوْ غَيْرَهَا وَلَا يُدْرَى مَتَى وَقَعَتْ وَلَمْ تَنْتَفِخْ وَلَمْ تَنْفَسِخْ أَعَادُوا صَلَاةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إذَا كَانُوا تَوَضَّئُوا مِنْهَا وَغَسَلُوا كُلَّ شَيْءٍ أَصَابَهُ مَاؤُهَا، وَإِنْ كَانَتْ قَدْ انْتَفَخَتْ أَوْ تَفَسَّخَتْ أَعَادُوا صَلَاةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهَا وَهَذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَالَا: لَيْسَ عَلَيْهِمْ إعَادَةُ شَيْءٍ حَتَّى يَتَحَقَّقُوا مَتَى وَقَعَتْ) لِأَنَّ الْيَقِينَ لَا يَزُولُ بِالشَّكِّ(15)

تطبیق3: اگر کنویں میں مرا ہوا چوہا وغیرہ ملے اور لوگوں کو معلوم نہیں کہ کب گرا ہے اور وہ ابھی تک نہ پھولا نہ پھٹا۔ تو یہ لوگ ایک دن اور رات کی نمازیں لوٹائیں اگر اس پانی سے وضو کئے ہوں اور ہر اس چیز کو دھوئیں جس کو اس کنواں کا پانی پہونچا ہو اور اگر وہ جانور پھول گیا یا پھٹ گیا تو امام ابو حنیفہؒ کے قول کے مطابق تین دن اور تین رات نمازیں لوٹائیں اور امام ابو یوسفؒ و امام محمدؒ نے فرمایا کہ ان پر کسی چیز کا لوٹانا واجب نہیں ہے یہاں تک کہ یہ محقق ہو جائے کہ یہ کب گرا ہے۔ اس لئے کہ یقین زائل نہیں ہوتا شک کے ساتھ کیونکہ "الْيَقِينُ لَا يَزُولُ بِالشَّكِّ" (16)۔

تطبیق4: وہ مذبوحہ بکری جو ایسی جگہ ملے جہاں مسلمان ور غیر مسلم کی ملی جلی آبادی ہو وہ حلال نہیں جب تک کہ یہ تحقیق نہ ہو جائے کہ وہ کسی مسلمان کا ذبیحہ ہے اس لئے کہ اس کی اصل حرام ہے جس کی وجہ سے شرعی کی حلت میں شک ہو گیا اور اگر وہاں غالب اکثریت مسلمانوں کی ہے تو اس ذبیحہ کا کھانا جائز ہے غالب پر عمل کرتے ہوئے جو پاکیزگی کا فائدہ دیتا ہے۔

إذَا فَتَحْنَا حِصْنًا وَفِيهِمْ ذِمِّيٌّ لَا يُعْرَفُ لَا يَجُوزُ قَتْلُهُمْ لِقِيَامِ الْمَانِعِ بِيَقِينٍ فَلَوْ قُتِلَ الْبَعْضُ، أَوْ أُخْرِجَ حَلَّ قَتْلُ الْبَاقِي لِلشَّكِّ فِي قِيَامِ الْمُحَرَّمِ، كَذَا هُنَا(17)

تطبیق5: جب ہم کوئی قلعہ فتح کریں اور اس میں کوئی غیر معروف ذمی بھی ہو تو بالیقین مانع کے ہونے کی وجہ سے ان کا قتل جائز ہے ہاں اگر بعض کو قتل کر دیا گیا یا نکال دیا گیا تو محرم کے موجود ہونے میں شک کی وجہ سے باقی کا قتل کر دینا حلال تو ایسا ہی یہاں پر ہے۔

ثَوْبٌ فِيهِ نَجَاسَةٌ لَا يَدْرِي مَكَانَهَا يَغْسِلُ الثَّوْبَ كُلَّهُ وَهُوَ الِاحْتِيَاطُ، وَذَلِكَ التَّعْلِيلُ مُشْكِلٌ عِنْدِي، فَإِنَّ غَسْلَ طَرَفٍ يُوجِبُ الشَّكَّ فِي طُهْرِ الثَّوْبِ بَعْدَ الْيَقِينِ بِنَجَاسَةٍ قَبْلُ وَحَاصِلُهُ أَنَّهُ شَكٌّ فِي الْإِزَالَةِ بَعْدَ تَيَقُّنِ قِيَامِ النَّجَاسَةِ، وَالشَّكُّ لَا يَرْفَعُ الْمُتَيَقَّنَ قَبْلَهُ(18)

تطبیق6: کسی کپڑے میں نجاست لگی ہوئی ہو اس کی جگہ معلوم نہ ہو تو پورا کپڑا دھویا جائے۔ ظاہر یہ کلام پورا ہوا اور یہ احتیاط ہے اور میرے نزدیک وہ علت محل نظر ہے اس لیے کہ کسی ایک کنارہ کا دھو دینا پہلے سے لگی نجاست کے یقین کے بعد اس کپڑے کی پاکی میں شک کو پیدا کرتا ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ قیام نجاست کے یقین کے بعد اس کے

زائل ہونے میں شک ہوا ہے اور شک اپنے یقین کو زائل نہیں کرتا۔

تطبیق 7: اکثر کنویں دیکھے جاتے ہیں کہ عام طور پر لوگ ان میں احتیاط نہیں کرتے، گلیوں میں برہنہ پاؤں پھرتے ہیں، بے نمازی ہوتے ہیں بلکہ یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ مسلمان ہیں یا نہیں، گلیوں میں نجاست بھی ہوتی ہے، غالب ظن ہے کہ وہ پاؤں کے ساتھ نجاست لگنے سے پرہیز نہیں کرتے، ایسے لوگ کنوؤں پر آتے ہیں پانی نکالتے ہیں، پانی کنویں کے کنارہ پر گرتا ہے، پھر ان لوگوں کے اس پانی سے بھیگ جاتے ہیں بلکہ بعض لوگ پاؤں کو وہیں دھو بھی لیتے ہیں، بعض مواضع میں لوگ جوتوں کے ساتھ ہی کنویں پر چڑھ جاتے ہیں اور پانی جوتوں کے ساتھ لگتا ہے، اس پانی سے رسی بھی بھیگ جاتی ہے اور ڈول یا بو کا بھی اس جگہ پڑ تا ہے، وہ پانی کنویں میں گرتا ہے، رسی سے بھی ٹپک کر کنویں میں گرتا ہے اور وہ ڈول یا بو کا جن کو پانی مذکورہ لگ گیا تھا وہ بھی کنویں میں ڈالے جاتے ہیں، عوام تو اس پانی کو بے دھڑک استعمال وضو وغیرہ کے واسطے کرتے ہیں، احقر کو ہمیشہ ایسے پانی کے استعمال میں کھٹکا رہتا ہے، مگر استعمال کرلیتا ہے، اس خوف سے کہ الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنْفُسَهُمْ [19] کا میں مصداق نہ بن جاؤں، کیا ایسے پانی کو وضو وغیرہ کے لئے بے کھٹکے استعمال کر لیا جائے یا کہ اور پانی کے ساتھ لایا جائے، بعض موقع پر ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ پانی سے پیشاب کی بو آتی ہے، یا مزہ پیشاب کا ہوتا ہے یا دونوں ہوتے ہیں، اور لوگ بے کھٹک اس پانی کو وضو وغیرہ کے لیے استعمال میں لاتے ہیں تو کیا ایسے موقع پر تیمم کرنا چاہیے یا کہ اسی پانی سے وضو کر لیا جائے، امام محمد صاحبؒ کے قول پر اگر تیمم کا حکم ہو تو امام نے اس پانی سے وضو کر لیا، لاپرواہی سے اس امام کے پیچھے نماز پڑھ لینا چاہیے یا تنہا پڑھے اور بندر کا جھوٹا نجس ہے یا مکروہ؟ "اَلْيَقِيْنُ لَايَزُوْلُ بِالشَّكِّ" [20] کے قاعدہ سے اس پانی کو پاک کہا جائے گا، جب تک اس میں ناپاکی کا گرنا متیقین نہ ہو جائے اور رنگ وغیرہ میں تغیر بھی نجاست کی دلیل نہیں، طول مکث وغیرہ سے بھی تغیر ہو جاتا ہے اور بندر کا جھوٹا نجس ہے۔ [21]

تطبیق 8: بعض جگہ چھوٹی کشتی میں بیٹھے ہوئے پاخانہ پیشاب کرتے ہیں اور جو تھوڑا پانی کشتی میں ہمیشہ رہتا ہے اس میں پیشاب پاخانہ مل جاتا ہے وہ پانی پاک ہے یا ناپاک؟ اور جو لوگ اس پانی کو سینچ کر ہاتھ نہیں دھوتے ان کے برتن پاک ہیں یا نہیں؟ اگر کشتی میں پانی دریا سے آتا اور جاتا رہتا ہے تو کشتی کا پانی بھی پاک ہے اس میں وہم نہ کرنا چاہئے اور اگر بالفرض پانی کشتی کا ناپاک ہو تو تب بھی ان کے برتنوں کو بدون اس کے کہ ان کے برتنوں میں نجاست کا لگنا محقق نہ ہو ناپاک نہ سمجھنا چاہئے اور کھانا پینا، ان میں درست ہے۔ [22]

اذا شك في طهارة الماء او غيره او نجاسته بنى على اليقين [23]

تطبیق 9: جب پانی یا اس کے علاوہ دوسری چیز کی طہارت یا نجاست میں شک ہو جائے تو بنا یقین پر ہو گا۔

لوشك هل صلى ثلاثة اواربعا وهومنفرد بنى على اليقين اذ الاصل بقاءالصلاة في ذمته وإن كان إماما فعلى غالب ظنه لأن المأموم ينبهه فقد عارض الأصل هنا ظهورتنبيه المأموم على الصواب وقال

الشافعي ومالك يبني على اليقين مطلقا لأنه الأصل (24) .

تطبیق 11: اگر کسی کو شک ہوا کہ آیا اس نے تین رکعت نماز پڑھی ہے یا چار رکعت اور وہ اکیلا ہو تو یقین پر بنا کریگا۔ اس لیے کہ اصل میں اس کے ذمہ نماز کا باقی ہونا ہے اور اگر وہ امام ہو تو غالب گمان پر بنا کریگا کیونکہ مقتدی اس کو متنبہ کرے گا یہاں مقتدی کی درستگی پر تنبیہ کے ظاہر ہونا اصل ہے۔

إذا شك هل طاف ستا اوسبعا اورمى ست حصيات اوسبعا بنى على اليقين (25)

تطبیق 12: جب کسی کو شک ہو جائے کہ اس نے طواف کے لیے چھ چکر لگائے ہیں یا سات یا اس نے رمی کے لیے چھ کنکریاں ماری ہے یا سات تو بنا یقین پر کرے۔

إذا شك هل عم الماء بدنه وهو جنب أم لا لزمه يقين تعميمه ما لم يكن ذلك وسواسا (26)

تطبیق 13: جب کسی کو حالت جنابت میں شک ہو جائے کہ کیا پانی اس کے بدن کو پہنچے ہیں یا نہیں۔ پانی کا پہنچانا اس پر لازم ہے یہاں تک کہ شک اور وسوسہ باقی نہ رہے۔

إذا اشترى ثوبا جديدا أو لبيسا وشك هل هو طاهر أو نجس فيبني الأمر على الطهارة ولم يلزمه غسله (27)

تطبیق 14: جب کسی نے نئی یا سلے ہوئے کپڑے خریدی اور اس کو شک ہو جائے کہ کیا وہ پاک ہے یا ناپاک، تو طہارت پر بنا ہو گا اور اس پر اس کا دھونا لازم نہ ہو گا۔

اذا كان عليه حق لله عزوجل من صلاة اوزكاة اوكفارة اوعتق اوصيام وشك هل اتى به ام لا لزمه الإتيان به۔(28)

تطبیق 15: جب کسی پر اللہ تعالیٰ کے حقوق نماز، زکوٰۃ، کفارہ، غلام کی آزادی اور روزے میں سے کوئی حق ہو اور اس کو شک ہو جائے کہ اس نے اس حق کو ادا کیا ہے یا نہیں تو اس پر اس کا ادا کرنا لازم ہو گا۔

اذا شك في حياة الرجل وموته لتوريثه بنى على يقين الحياة (29)

تطبیق 16: جب کسی آدمی کے وارث بننے کے لئے اس کے زندگی اور موت کے بارے میں شک ہو جائے تو حیات پر ہی یقین ہو گا۔

اذا شك الصائم في غروب الشمس لم يجز لهلأن الأصل بقاء النهارالفطر ولو اكل أفطرولو شك في طلوع الفجر جازله الأكل لأن الأصل بقاء الليلولو اكل لم يفطر[30]

تطبیق 17: جب روزہ دار کو سورج کے غروب ہونے کا شک ہو جائے تو اس کے لیے کھانا پینا جائز نہیں ہے کیونکہ روزے میں اصل دن کا بقاء ہے اور اگر اس نے کھایا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر کسی کو فجر کے طلوع ہونے کا شک ہو جائے تو اس کے لیے کھانا جائز ہے کیونکہ سحری میں اصل رات کا بقاء ہے اور اگر اس نے کھایا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

إذا طلق وشك في عدد الطلاق فإنه يبني على اليقين[31]

تطبیق 18: جب کسی عورت کو طلاق دی جائے اور تعداد طلاق میں شک ہو تو یقین پر بنا کیا جائے گا۔

وإذا وقع الشك في وجود الرضاع أو في عدد الرضاع المحرم هل كملا أو لا لم يثبت التحريم لأن الأصل عدمه فلا نزول عن اليقين بالشك [32].

تطبیق 19: جب محرم کی رضاعت کی وجود یا تعداد میں شک پیدا ہو جائے کہ کیا کامل ہو گیا کہ نہیں تو حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتا ہے کیونکہ اصل عدم حرمت ہے پس شک کی وجہ سے یقین کو زائل نہیں کیا جا سکتا۔

لو شك هل خرجت المرأة من العدة . فالأصل أنها في العدة [33]

تطبیق 20: اگر شک ہو کہ آیا عورت اپنی عدت سے نکل چکی ہے، تو اصل میں وہ اپنی عدت میں ہے

شَكَّ هَلْ طَلَّقَ وَاحِدَةً أَوْ أَكْثَرَ...... بَنَى عَلَى اليقين [34]

تطبیق 21: اگر شک ہو جائے کہ ایک طلاق یا زیادہ ہو چکے ہیں تو یقین پر بنا کیا جائے گا۔

وإذا شك فى خلق الجنين وقت موت مورثه بنى على اليقين [35]

تطبیق 22: اور جب مورث کی موت کے وقت جنین کی تخلیق میں شک پیدا ہو جائے تو یقین پر بنا کیا جائے گا۔

وَإِنْ شَكَّ فِي عَدَدِ الطَّوَافِبَنَى عَلَى الْيَقِينِقَالَ ابْنُ الْمُنْذِرِأَجْمَعَ كُلُّ مَنْ نَحْفَظُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى ذَلِكَ وَلِأَنَّهَا عِبَادَةٌ فَمَتَى شَكَّ فِيهَا وَهُوَ فِيهَابَنَى عَلَى الْيَقِينِ[36]

تطبیق 23: جب طواف کے تعداد میں شک پیدا ہو جائے تو یقین پر بنا کیا جائے گا ابن منذر نے فرمایا ہے کہ اہل علم نے اس پر اجماع کیا ہے کیونکہ یہ عبادت ہے جب اس میں شک پیدا ہو جائے اور جب کوئی کسی عبادت میں مصروف عمل ہو تو پھر یقین پر بنا کیا جائے گا۔

إذا اشترى إنسان من آخر سيارة وادعى المشتري أن فيها عيباً قديماً وأنكر البائع فالقول قول البائعلأن الأصل عدم العيب[37]

تطبیق 24: جب ایک شخص نے دوسری شخص سے گاڑی خریدی اور مشتری نے دعویٰ کیا کہ اس میں کوئی پرانی عیب ہے اور بائع نے انکار کیا پس بائع کے قول کو ترجیح دیا جائے گا کیونکہ اصل میں عیب نہیں ہے۔

تَعَاشَرَالزَّوْجَانِ مُدَّةً مَدِيدَةً ثُمَّ ادَّعَتْ عَدَمَ الْكِسْوَةِ وَالنَّفَقَةِ فَالْقَوْلُ قَوْلُهَا لِأَنَّ الْأَصْلَ بَقَاؤُهُمَا فِي ذِمَّتِهِوَعَدَمُ أَدَائِهِمَا[38]

تطبیق 25: میاں بیوی نے لمبی زندگی گزاری پھر عورت نے شوہر کے خلاف لباس اور نفقہ کا دعویٰ کیا کہ اس نے ایک مدتِ دراز سے مقرر نفقہ و کسوہ ادا نہیں کیا، شوہر ادائیگی کا مدعی ہے مگر اس کے پاس بینہ نہیں، تو عورت کا قول معتبر ہو گا، اس لئے کہ اصل ان کا ذمہ میں بقاء ہے، لہذا جب تک اس کی ادائیگی پر بینہ وغیرہ نہ ہو تو اس کے بقاء کا حکم ہو گا۔

اشْتَرَى مَاءًوَادَّعَى نَجَاسَتَهُ لِيَرُدَّهُ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ لِأَنَّ الْأَصْلَ طَهَارَةُ الْمَاءِ .[39]

تطبیق26: کسی نے پانی خریدی اور نجاست کا دعویٰ کیا تا کہ واپس کیا جائے پھر بائع کے قول کو ترجیح دیا جائے گا کیونکہ پانی کی طہارت اصل ہے۔

ادَّعَتْ الرَّجْعِيَّةُ امْتِدَادَ الطُّهْرِوَعَدَمَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ صُدِّقَتْ وَلَهَا النَّفَقَةُ لِأَنَّ الْأَصْلَ بَقَاؤُهَا [40]

تطبیق27: مطلقہ بیوی نے طہر کی درازی اور عدت کے نہ گزرنے کا دعویٰ کیا، تو اس کی تصدیق کی جائے گی اور اس کو نفقہ ملے گا کیونکہ اصل عدت کا بقاء ہے۔

من تيقن الطهارة وشك في الحدث فهو متطهر [41]

تطبیق28: جس شخص کو طہارت کا یقین ہو اور حدث میں شک ہو تو وہ باوضو ہے۔

لَو ادّعى الْمُسْتَأْجر دَفْعَ الْأُجْرَة إلى المؤجروَأنكر الْمُؤَجّر ذَلِككان القول مع اليمينلأن الأصل بقاء الأجرة في ذمة المستأجر إلى أن يثبت دفعها إلى المؤجر [42]

تطبیق29: اگر کرایہ دار نے مالک مکان کو کرایہ ادا کرنے کا دعویٰ کیا اور مالک نے انکار کیا تو قسم کے ساتھ کرایہ دار کے قول کا اعتبار ہو گا کیونکہ کرایہ دار کے ذمہ اجرت کا بقاء ہے یہاں تک کہ مالک کو اجرت ادا کرنے کا ثبوت پیدا کیا جائے۔

اختلف الزوجان في التمكينفقالت سلمت نفسى إليك من وقت كذاوأنكر فالقول قولهلأن الأصل عدم التمكين [43]

تطبیق30: تمکین دینے میں میاں بیوی کے درمیان اختلاف پیدا ہوا پس بیوی نے کہا کہ میں نے فلان وقت سے اپنے آپ کو آپ کے سپرد کیا ہے اور شوہر نے انکار کیا پس شوہر کے قول کو ترجیح دیا جائے گا کیونکہ اصل میں عدم تمکین ہے۔

خلاصہ:

فقہ کی اساس "اُصول فقہ" پر ہے جس میں قرآن، سنت، اجماع اور قیاس سے متعلق اصولی مباحث ہوتے ہیں اور یہی فقہ کے دلائل ہیں۔ فقہ سے متعلق ایک اور مفید اور دلچسپ علم "قواعد فقہیہ" کا ہے جس کی طرف متقدمین فقہاء نے کافی توجہ دی ہے اور عصر حاضر میں اس موضوع پر خاصا کام ہوا ہے خصوصاً عرب دنیا میں اس پر بڑا ذخیرہ وجود میں آ گیا ہے۔ قواعد کلیہ ایک اسلامی فقہی اصطلاح ہے، قواعد کلیہ ایک اسلامی عمومی فقہی اصول ہیں جن کو مختصر قانونی زبان میں مرتب کیا گیا ہو اور جن میں ایسے عمومی قانونی اور فقہی احکام بیان کیے گئے ہوں جو اس موضوع کے تحت آنے والے حوادث وواقعات کے بارے میں ہوں۔

حوالہ جات:References

[1]۔ سورة فاطر:27

Surah Fatir: 27

[2]۔ ابن منظور، ابو الفضل محمد بن مکرم بن علی، **لسان العرب** (لبنان: دار صادر، بیروت، 1414ھ/1999ء)، ج:13، ص:457

Ibn Manzoor, Abu al-Fazl Muhammad bin Makram bin Ali, Lasan al-Arab (Lebanon: Dar Sadir, Beirut, 1414 AH/1999 AD), Vol.: 13, p.: 457

3۔ ایضا

[4]۔ الحموی، ابو العباس، احمد بن محمد، **غمز عیون البصائر فی شرح الأشباہ والنظائر** (دار الکتب العلمیہ، 1405ھ/1985ء)، ج:1، ص:193

Al-Hamwi, Abu al-Abbas, Ahmad bin Muhammad, Ghamz Ayun al-Basair fi Sharh al-Isbah wa al-Nazir (Dar al-Kitab al-Alamiyyah, 1405 AH/1985 AD), vol.1, p.193

[5]۔ الحموی، **غمز عیون البصائر**، ج:1، ص:193

Al-Hamwi, Ghamz Ayun Al-Basair fi Sharh al-Asbah wa Nazair, vol.1, p.193

[6]۔ ایضاً

The same as above

[7]۔ ایضاً

The same as above

[8]۔ ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم بن محمد، **الْأَشْبَاهُ وَالنَّظَائِرُ عَلَى مَذْهَبِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ النُّعْمَانِ** (لبنان: دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1419ھ/1999ء)، ج:1، ص:200

Ibn Najaim, Zain al-Din ibn Ibrahim ibn Muhammad, Al-Ashbah wa al-Nazair al-Madhhab Abi Hanifa al-Nu'man (Lebanon: Dar al-Kutub al-Alamiyyah, Beirut, 1419 AH / 1999), Vol.: 1, p.: 200

[9]۔ ابن نجیم، **الْأَشْبَاهُ وَالنَّظَائِرُ**، ج:1، ص:47

Ibn Najaim, Al-Ashbah wa al-Nazair, Vol. 1, p. 47

[10]۔ سورۃ الاسراء:36

Surah Al-Israa: 36

[11]۔ مفتی، تقی، عثمانی، **ترجمہ آسان القرآن** (پاکستان، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 1431ھ/2010ء)، سورۃ الاسراء:36

Mufti, Taqi, Uthman, Tarjma Asan al-Qur'an (Pakistan, Ma'rif Al-Qur'an School, Karachi, 1431 AH/2010), Surat al-Israa: 36

[12]۔ مسلم بن الحجاج، ابو الحسن القشیری النیشاپوری، **صحیح مسلم** (لبنان: دار احیاء التراث العربی، بیروت، س،ن)، ج:1، ص:276، رقم:362

Muslim bin al-Hajjaj, Abul Hasan al-Qashiri al-Nishapuri, Sahih Muslim (Lebanon: Darahiya al-Tarath al-Arabi, Beirut, S, N), vol.: 1, p.: 276, number: 362

[13]۔ ابن نجیم، **الْأَشْبَاهُ وَالنَّظَائِرُ**، ج:1، ص:47

Ibn Najaim, Al-Ashbah wa al-Nazair, Vol. 1, p. 47

[14]۔ الکوثر، الدکتور، عبد الرحمن مدنی، **جامع الفتاوی مدلل**، ج:4، ص:418

Al-Kawthar, Al-Dokhtar, Abdul Rahman Madani, Jami Al-Fatawi Madalal, Volume: 4, Page: 418

[15]۔ البابرتی، ابو عبد اللہ محمد بن محمد، **العنایۃ** شرح الھدایۃ (دار الفکر، س،ن) ج:1، ص:106

Al-Babarti, Abu Abdullah Muhammad bin Muhammad, Al-Anayyah Sharh al-Hidayah (Dar al-Fikr, S, N) vol.1, p.106

[16]۔ابن نجیم، الْأَشْبَاهُ وَالنَّظَائِرُ ،ج:1،ص:47

Ibn Najaim, Al-Ashbah wa al-Nazair, Vol. 1, p. 47

[17]۔ابن نجیم، الْأَشْبَاهُ وَالنَّظَائِرُ،ج:1ص:48

Ibn Najaim, Al-Ashbah wa al-Nazair, Vol. 1, p. 48

[18]۔ایضاً

The same as above

[19]۔سورۃ النساء:49

Surat al-Nisa: 49

[20]۔ابن نجیم، الْأَشْبَاهُ وَالنَّظَائِرُ،ج:1،ص:47

Ibn Najaim, Al-Ashbah wa al-Nazair, Vol. 1, p. 47

[21]۔الکوثر، الدکتور، عبد الرحمن مدنی، **جامع الفتاوی مدلل**،ج:4،ص:434

Al-Kawthar, Dr. Abd al-Rahman Madani, Jami al-Fatawi Madalil, Vol. 4, p. 434.

[22]۔الکوثر، **جامع الفتاوی مدلل**،ج:3،ص:195

Al-Kawthar, Dr. Abd al-Rahman Madani, Jami al-Fatawi Madalil, Vol. 3, p. 195.

[23]۔ابن تیمیہ، ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ، **شرح العمدة فی الفقه**، کتاب الطهارة(السعودیہ العربیہ، مکتبۃ العبیکان الریاض، 1412ھ/1991ء)، ج:1،ص:83

Ibn Taymiyyah, Abu al-Abbas Ahmed bin Abdul Halim bin Abdul Salam bin Abdullah, Sharh al-Umda fi fiqh, Kitab al-Tahara (Al-Saudi Arabia, Al-Ubaikan Library, Riyadh, 1412 AH/1991 AD), vol.1, p.83

[24]۔ابن قیم الجوزیہ، محمد بن ابی بکر بن ایوب، **بدائع الفوائد**(لبنان: دار الکتاب العربی، بیروت، س،ن)،ج:3،ص:272

Ibn Qayyim al-Jawziyyah, Muhammad bin Abi Bakr bin Ayyub, Badi' al-Fawad (Lebanon: Dar al-Kitab al-Arabi, Beirut, S, N), vol.3, p.272.

[25]۔ابن قیم الجوزیہ، **بدائع الفوائد**،ج:3،ص:273

Ibn Qayyim al-Jawziyyah, Bada'i al-Fawadi, vol.3, p.273

[26]۔ایضاً،ج:3،ص:274

The same as above, vol.3, p.274

[27]۔ایضاً

The same as above

[28]۔ایضاً

The same as above

[29]۔ابن تیمیہ، **شرح العمدة فی الفقه**، کتاب الطهارة،ج:1،ص:83

Ibn Taymiyyah, Sharh al-Umda fi fiqh, Kitab al-Tahara, vol.1, p.83

[30]۔ابن قیم الجوزیہ، **بدائع الفوائد**،ج:3،ص:272

Ibn Qayyim al-Jawziyyah, Bada'i Al-Fawaid, Vol.3, p.272

[31]۔ ابن قدامہ المقدسی، ابو محمد موفق الدین عبداللہ بن احمد، المغني لابن قدامة(مكتبة القاہرہ، 1388ھ/1968ء)، ج:7، ص:493

Ibn Qudama al-Maqdisi, Abu Muhammad Mufaq al-Din Abdullah bin Ahmad, Al-Mughni Labin Qudama (Muktaba Al-Cairo, 1388 AH/1968 AD), vol.7, p.493

[32]۔ ابن قدامہ المقدسی، المغنى لابن قدامة، ج:8، ص:172

Ibn Qudama Al-Maqdisi, Al-Mughni Laban Ibn Qudama, Vol.8, p.172

[33]۔ علی بن عبدالعزیز الراجحی، بحث في قاعدة اليقين لا يزول بالشك، ص:11

Ali bin Abdul Aziz al-Rajhi, Discussion in Qa'ida al-Iqin La Yazul Balishk, p. 11

[34]۔ السیوطی، ابی بکر عبدالرحمن بن جلال الدین، الأشباه والنظائر (لبنان: دارالکتب العلمیۃ، 1411ھ/1990ء)، ج:1، ص:56

Al-Suyuti, Abi Bakr Abd al-Rahman bin Jalal al-Din, Al-Ashbah and Al-Nazir (Lebanon: Dar al-Kitab al-Il-Imiya, 1411 AH/1990 AD), Vol.:1, p.: 56

[35]۔ ابن تیمیۃ، ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن ابی القاسم بن محمد، شرح العمدة في الفقهكتاب الطهارة (السعودیہ العربیہ: مکتبۃ العبیکان، الریاض، 1412ھ / 1991ء)، ج:1، ص:83

Ibn Taymiyyah, Taqi al-Din, Abu al-Abbas, Ahmad bin Abdul Halim bin Abdul Salam bin Abdullah bin Abi al-Qasim bin Muhammad, Sharh al-Umda fi fiqh Kitab al-Tahara (Saudi Arabia: Muktabat al-Ubaikan, Riyadh, 1412 AH / 1991 AD), vol.1, p.83

[36]۔ ابن قدامہ المقدسی، المغنى لابن قدامة، ج:70، ص:197

Ibn Qudama Al-Maqdisi, Al-Mughni Laban Ibn Qudama, vol.70, p.197

[37]۔ علی بن عبدالعزیز الراجحی، بحث فی قاعدة اليقين لا يزول بالشك(مکتبۃ صید الفوائد، س،ن)، ص:12

Ali bin Abdul Aziz al-Rajhi, Discussion in Qa'ad al-Iqin La Yazul Bal-Shak (Muktaba Sa'id al-Fawadi, S, N), p. 12

[38]۔ السیوطی، الاشباه والنظائر، ج:1، ص:93

Al-Suyuti, Al-Ashbah and Al-Nazir, vol.1, p.93

[39]۔ ایضاً، ج:1، ص:101

The same as above, vol.1, p.101
[40]-The same as above

[41]۔ السیوطی، الاشباہ والنظائر، ج:1، ص:97؛ ابن نجیم، الاشباہ والنظائر، ص:57

Al-Suyuti, Al-Ashbah and Al-Nazir, vol.1, p.97; Ibn Najim, al-Ishbah wa al-Nazir, p. 57

[42]۔ علی بن عبدالعزیز الراجحی، بحث في قاعدة اليقين لا يزول بالشك، ص:12؛ ابن حزم، التقريب لحدالمنطق والمدخل إليه بالألفاظ العامية والأمثلة الفقهية (بیروت: دارمکتبۃ الحیاۃ، 1318ھ/1900ء)، ج:2، ص:982

Ali bin Abdul Aziz al-Rajhi, Debate on Qa'ad al-Iqin La Yazul Balishk, p.: 12; Ibn Hazm, Al-Taqdeem for the Limit of Logic and Access to it with Common Words and Examples of Fiqh (Beirut: Dar Makkata al-Hayat, 1318 AH/1900 AD), Vol.: 2, p.: 982

[43]۔ السیوطی، الاشباه والنظائر، ج:1، ص:99

Al-Suyuti, Al-Ashbah and Al-Nazir, vol.1, p.99